معاشرے اور ریاست کی بنیاد مذہب پر ہونی چاہیے یا عقل پر؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: LHR-12526

تاریخ اجراء: 05 جمادی الاُخریٰ 1445ھ/19 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سیکولر لوگوں کا مذہبی احکام پر اعتراض ہے کہ اس کے نتیجے میں نزاع وافتراق پیدا ہوتا ہے، لہٰذا اسے ترک کرکے عقلی بنیادوں پر معاشرت وریاست تعمیر کی جانی چاہیے، آپ اس حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سیکولر، لبرل، سوشلسٹ ومذہب مخالفین کا یہ نظریہ ہے کہ مذہب کی بنیاد پر قائم معاشرت وریاست کبھی امن قائم نہیں کرسکتی، کیونکہ مذہبی اختلافات ناقابل حل ہوتے ہیں، خدا کی مرضی کیا ہے؟ یہ طے کرنا، ممکن نہیں، نیز مذہب انسان میں یہ اخلاقی ذمہ داری پیدا کرتا ہے کہ وہ دوسروں تک اس سچائی کو پہنچائے جو بالآخر جہاد کے نظریے میں تبدیل ہوکر رہتی ہے، لہٰذا انکے خیال میں مذہب کے بجائے عقلی بنیادوں پر معاشرت وریاست تعمیر کی جانی چاہیے۔

بے دین لوگوں کی مذہب کو نظر انداز کرنے کی یہ سوچ بالکل غلط اور معاشرے کے لیے نقصان وپستگی کا باعث ہے۔ قرآن واحادیث کے احکام میں کوئی اختلاف نہیں اور جو جدید مسائل ہیں، ان میں بھی جو ائمہ کرام کے اقوال ہیں وہ قرآن وحدیث ہی کی روشنی میں ہیں اور صدیوں سے مختلف ممالک میں مختلف فقہ کے مطابق قانونی فیصلے کیے جاتے ہیں، جس میں کوئی خرابی لازم نہیں آئی، بلکہ پہلے اَدوار میں جب تک انگریزی قوانین نہیں آئے تھے، اسلامی قوانین رائج تھے اس وقت ملک ومعاشرہ امن کے ساتھ ترقی کی طرف گامزن تھا۔

اللہ عزوجل کی مرضی کیا ہے؟ وہ قرآنی کثیر آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے مطابق زندگی گزارنے اور اسی کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن کو چھوڑ کر اپنے آباواجداد یا عقل کے مطابق فیصلہ کرنا تو قرآنی تعلیمات کے منافی ہونے کے ساتھ غیر دانشمندانہ عمل اور ہلاکت ہے۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول نے جو بھی شرعی حکم ارشاد فرمایا ہے، اس میں کثیر حکمتیں ہیں۔ بعض احکام بظاہر سخت ہوتے ہیں، لیکن اس کے اندر ہی فرد و معاشرے کی فلاح ہوتی ہے۔

قرآن پاک میں ہے: ﴿اَفَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِیْ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ اِلَیْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ(۱۱۴)﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاری اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے۔ تو اے سننے والے! تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو۔ (سورۃ الانعام، سورۃ 6، آیت 114)

دوسری جگہ ہے: ﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِـعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ(۱۷۰)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے پر چلو تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت۔ (سورۃ البقرۃ، سورۃ 2، آیت 170)

مزید قرآن پاک میں ہے: ﴿كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۲۱۶)﴾ ترجمہ کنزالایمان: تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ البقرہ، سورۃ 2، آیت 216)

مزید فرمایا: ﴿وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ(۱۷۹)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (سورۃ البقرہ، سورۃ 2، آیت 179)

جہنم میں لے جانے والے اعمال نامی کتاب میں ہے: ”سود خور کو مرنے سے لے کر قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا کہ وہ خون کی طرح سرخ نہر میں تیرتا رہے گا اور پتھر کھاتا رہے گا، جب بھی اس کے منہ میں پتھر ڈال

دیا جائے گا تو وہ پھر نہر میں تیرنے لگے گا پھر واپس آئے گا اور پتھر کھا کر لوٹ جائے گا یہاں تک کہ دوبارہ زندگی ملنے تک اسی طرح رہے گا۔ وہ پتھر اس حرام مال کی مثال ہے جو اس نے دنیا میں جمع کیا، پس وہ اس آگ کے پتھر کو نگلتا رہے گا اور عذاب میں مبتلا رہے گا، اس کے علاوہ بھی عذاب کی کئی انواع اس کے لئے تیار کی گئی ہیں جن کا تذکرہ عنقریب ہوگا۔ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾ ان کے اس شدید عذاب کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سود کو بیع کی طرح حلال جانا اور اس غلط اعتقاد کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے خیال کیا کہ جس طرح وہ کوئی چیز 10 درہم میں خرید کر 11 درہم میں فروخت کرتے ہیں، خواہ ادھار دیں یا نقد، اس طرح 10 درہم کی 11 درہم کے عوض ادھار یا نقد بیع بھی جائز ہی ہوگی کیونکہ عقلاً جب جانبین راضی ہوں، تو ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں، لیکن وہ اس بات سے غافل ہو گئے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے لئے کچھ حدود مقرر فرما رکھی ہیں اور ہمیں ان سے تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے، پس ہم پر لازم ہے کہ ہم ان حدود کی پاسداری کریں اور انہیں اپنی رائے اور عقل کے ترازو میں نہ پرکھیں (یعنی نہ تولیں)، بلکہ ان کو ہر صورت میں قبول کرلیں خواہ ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں، اور ہمارے لئے مناسب ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ یہی عبودیت وبندگی کا مرتبہ اور شان ہے۔

کمزور وناتواں، اور فہم وفراست سے قاصر بندے پر لازم ہے کہ اپنے قادر وقوی، علیم وحکیم، رحمن ورحیم اور جبار وعزیز مولیٰ کے احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے، کیونکہ جب بھی اس نے اپنی عقل کے مطابق فیصلہ کیا اور اپنے مالک کے حکم سے روگردانی کی تو اس (مالک الملک) نے اپنے شدید عذاب سے اس کو ہلاکت وبربادی کے عمیق گڑھے میں پھینک دیا۔" (جھنم میں لے جانے والے اعمال، جلد1، صفحہ716، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عقل پر کیے گئے فیصلوں کا جائزہ:

☆ بے دین جو اپنی عقل کو حرف آخر سمجھتے ہیں ان کی اپنی تین سو سالہ تاریخ یہ ثابت کرتی ہے کہ عقل کے نام پر تراشیدہ نظریات کی آڑ میں جتنے انسانوں کا قتل کیا گیا، جس طرح پوری پوری اقوام کی نسل کشی کر دی گئی، جس قدر استحصال اور لوٹ کھسوٹ سے کام لے کر پورے پورے براعظم لوٹ لیے گئے، جس طرح کمزور اقوام کو دبا کر رکھنے کے لیے خود اپنی ہی تراشیدہ اخلاقی اقدار کی دھجیاں بکھیری گئیں، پوری انسانی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

☆مذہب کو رد کر کے جب یہ لوگ عقل کے نام پر آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں، تو ان میں اس بات پر کوئی اتفاق نہیں ہو پاتا، کہ انسان آزاد کیسے ہوتا ہے؟ اور اس اختلاف کی بنا پر یہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ پھر آزادی کے ہر نظریے پر ایمان لانے والا اسے اپنی اخلاقی ذمہ داری محسوس کرتا ہے کہ پوری انسانیت کو اس سچ سے روشناس کرائے، کیونکہ جب تک THE OTHERS کا وجود ہے اس کے آفاقی سچ کو خطرہ لاحق رہتا ہے، لہٰذا اشتراکیت کا چمپئین روس ہو یا نسل پرست جرمنی اور یا پھر ہیومن رائٹس کا داعی امریکہ، ہر ایک "انسانیت کی بھلائی" کے نام پر (In the name of people) اپنے نظریے کے فروغ کے لیے لازماً اپنا خودساختہ "عَلَمِ جہاد" بلند کرتا ہے۔

☆درحقیقت عقل کا نعرہ لگانے والا خود کو عقل کے جبر کا شکار پاتا ہے۔ عقل کے ہر مخصوص تصور پر یقین کے نتیجے میں وہ تمام لوگ جو اس تصور پر یقین نہیں رکھتے خود بخود غیر عقلی irrational بن جاتے ہیں، یعنی عقل کے دائرے سے باہر نکل جاتے ہیں (مثلاً جو لوگ ہیومن رائٹس پر ایمان نہیں لاتے لبرلز کے نزدیک وہ غیر عقلی، جاہل اور وحشی لوگ ہیں) چنانچہ یہی وجہ ہے کہ عقل کے نام لیوا انتہائی ڈاگمیٹک اور کنزرویٹو ہوتے ہیں اور اپنے علاوہ ہر کسی کو جاہل اور بے وقوف سمجھتے ہیں۔

☆ہم دیکھتے ہیں کہ ہیومن رائٹس پر مبنی لبرل سیکولرازم کا نعرہ لگانے والی یورپی اقوام نے ریڈ انڈین کا قتل عام اسی بنیاد پر کیا کہ یہ انسان نہیں بھینسے (جان لاک کے الفاظ) اور بھیڑیئے (جیفرسن کے الفاظ) ہیں۔ اسی طرح آج امریکہ دنیا بھر میں لوگوں کو نان ہیومن سمجھ کر مارتا ہے اور ان کے قتل کو ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی نہیں سمجھتا، کہ ہیومن رائٹس تو ہیومن کے ہوتے ہیں۔ اب چونکہ عقل کا کوئی معروضی و آفاقی تصور ممکن ہی نہیں اور نہ ہی کسی مخصوص تصور عقلیت کی کوئی آفاقی عقلی توجیہہ پیش کی جاسکتی ہے، لہٰذا عقلیت کے مختلف و متضاد تصورات ہمیشہ اور لازماً کشمکش کا شکار رہتے ہیں اور عقل کے فریم ورک میں اس نزاع کا کوئی حل موجود و ممکن نہیں۔

☆اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے احکامات سے روگردانی کرتے ہوئے جو قوانین ان بے دین لوگوں نے عقل کی بنیادوں پر بنائے اس میں ایک بھی معاشرہ اخلاقی و معاشی ترقی نہ کر سکا۔ آئے دن ان میں ترامیم کی جاتی ہیں، بلکہ کئی مرتبہ وہ قانون ہی ختم کر دیا جاتا ہے۔

☆حیا کو دقیانوسی سوچ قرار دینے والے سیکولر ولبرل نے بے حیائی کو عام کر کے کون سی ترقی کر لی ہے، بلکہ لوگوں میں شہوت ودرندگی عام کی ہے کہ لوگ جانوروں سے لے کر چھوٹی بچیوں سے اپنی شہوت پوری کر رہے ہیں اور عورتیں سرِعام بدکاری پر فخر محسوس کر رہی ہیں۔ آئے دن بچیوں کی عزتیں پامال ہو رہی ہیں۔

☆چونکہ عقل پرست سوائے اپنے نفس کے علاوہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہوتا، لہٰذا اس کی بربریت پھیلانے کی صلاحیت پر کوئی داخلی اخلاقی چیک موجود نہیں ہوتا، کیونکہ اخلاق اس کے نزدیک ایک سبجیکٹو شے ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنے تراشیدہ اخلاقیات کی ہر خلاف ورزی پر وہ خود کو معاف کر سکتا ہے۔ چنانچہ مشہور پوسٹ ماڈرن فلسفی رارٹی Rorty کہتا ہے کہ یقیناً ہم نے ریڈ انڈینز پر ظلم کیے اور ہمیں اس پر افسوس ہے، مگر چونکہ ہم خود مختار ہیں، لہٰذا ہمیں حق ہے، کہ ہم خود کو معاف کر دیں (چنانچہ امریکہ ہیومن رائٹس کی تمام تر خلاف ورزیوں کے بعد خود کو معاف کر دیتا ہے) یہی وہ علمی بنیاد ہے، جس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ جدید الحادی تہذیب سے قبل کسی انسانی تہذیب نے اس منظم طور پر نہ تو کبھی انسانی نسل کشی کی اور نہ ہی براعظموں کے براعظم لوٹ لیے اور نہ ہی ایسے مہلک ہتھیار بنانے کا سوچا جس کے ذریعے لاکھوں انسانوں کو indiscriminately آناً فاناً لقمہ اجل بنایا جا سکے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net